رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۴ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۹۷

حصولِ انصاف میں ضد اور تعصب کی وجہ سے روکاوٹیں

اہلِ ہند کی شہرت کو نقصان پہنچانے والے لوگ

بعض افراد عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر اور بڑے بڑے مشاہرے پا کر جس طرح عدل و انصاف کی مٹی پلید کرتے۔ اور ضد و تعصب کی وجہ سے اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ایک نہایت ہی واضح مثال کے چہرہ سے حال ہی میں الہ آباد ہائی کورٹ کے فاضل جج صاحبان مسٹر بینیٹ۔ اور مسٹر ہریز نے اس وقت نقاب کشائی کی جبکہ ان کے سامنے ایک شخص حاجی محمد عبد العزیز خان صاحب کی اپیل پیش ہوئی۔ جس میں مظفر نگر کے چودھری منگل سنگھ کی جائداد کی ملکیت کا اس بنا پر مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ اس وقف کا متولی ہے جس سے کہ جائداد مذکور تعلق رکھتی ہے:۔

اس مقدمہ میں مدعی چودھری منگل سنگھ کے ہندو بھتیجے تھے۔ جن کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ متوفی کی بیماری کے دوران میں اس پر ناجائز دباؤ ڈال کر اس سے وقف کی جائداد لکھائی گئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ چودھری منگل سنگھ ہندو تھا۔ اور اس پر موت بھی ہندو ہونے کی حالت میں آئی۔

مدعا علیہ کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ ۳۲ سال ہوئے۔ منگل سنگھ خفیہ طور پر مسلمان ہو گیا تھا۔ اور ۲۲ سال ہوئے اس نے زبانی ایک وقف بنایا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ملز وائٹ اور سول سرجن کو بتانے کے بعد اسے رجسٹرڈ کرایا۔ مگر اپنی زندگی اور جائداد کے متعلق خطرہ محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنے مذہب کی تبدیلی کے متعلق اعلان نہ کیا۔

اس مقدمہ کے دوران میں بہت سے اہم سوالات پیدا ہوئے۔ جن میں سے ایک یہ تھا۔ کہ کیا چودھری منگل سنگھ موت کے وقت ہندو تھا ماتحت عدالت نے فیصلہ مدعیان کے حق میں دے دیا جس کے متعلق فاضل ججان نے لکھا ہے۔ کہ ماتحت عدالت کا فیصلہ ضد پر مبنی ہے۔ اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سول سرجن کی شہادت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ دونوں نے بیان کیا کہ چودھری منگل سنگھ وقف کی دستاویز لکھتے وقت اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ وہ کیا کر رہا ہے فاضل ججان کی رائے میں متوفی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو بیان کر دیا تھا۔ کہ وہ عرصہ سے مسلمان ہے۔ اور اس نے بطور ایک مسلمان اپنی جائداد کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔ اور وہ ایک دستاویز کے ذریعہ اس کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔ ماتحت جج ٹھاکر نند لال نے مذہبی تعصب سے اندھا ہو کر اپیل کنندہ کے خلاف فیصلہ دیا۔ اور اپنے مذہبی تعصب کو پورا کرنے کے لئے اس نے اپنے عہدہ کا فائدہ اٹھایا۔ فاضل ججان نے اپیل کو منظور کرتے ہوئے قرار دیا۔ کہ متوفی ایک مسلمان کے طور پر مرا:۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ چونکہ یہ مقدمہ اس نوعیت کا تھا۔ جو ہندو مسلمان کے مذہبی جذبات سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے ماتحت عدالت عدل و انصاف قائم رکھنے کی بجائے ضد اور تعصب کا شکار ہو گئی اور اس نے ایسا فیصلہ کر دیا۔ جو ہائی کورٹ کے فاضل ججان کی نظرِ انصاف میں صریح طور پر ناجائز قرار پایا۔ اور انہوں نے ضرورت سمجھی۔ کہ اپنے فیصلہ میں ماتحت عدالت کی ضد اور تعصب کا خاص طور پر ذکر کریں:۔

یہ بات جہاں اس لحاظ سے نہایت ہی قابلِ افسوس ہے۔ کہ انصاف کی کرسی سے عدل کی بجائے ضد اور تعصب کا اظہار ہوا وہاں اس لحاظ سے بھی نہایت ہی باعثِ رنج و الم ہے۔ کہ عدل و انصاف کے شعبہ میں کام کرنے والے بعض ہندوستانی اپنے عہدہ۔ اور درجہ کی مقتضیات کا خیال رکھنے کی بجائے مذہبی۔ اور قومی جذبات کا شکار ہو کر یہ ثابت کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں بے جا پاسداری اور مذہبی تعصب بعض اوقات حصولِ انصاف میں کیسی روکاوٹ ثابت ہو جاتا ہے۔ اور یہ اہل ہند کے لئے قابلِ ندامت دھبہ ہے۔ اور ہندوستان کی شہرت اور نیک نامی کے لئے سخت نقصان رساں۔

اہلِ ہند کو چاہیئے۔ کہ جوں جوں وہ زیادہ تعداد میں اعلےٰ اور ذمہ وارانہ عہدے حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق، اعلےٰ قابلیت اور اعلےٰ صفات بھی پیدا کریں۔ اور ایسے لوگوں کو قطعاً عزت و توقیر کی نظر سے نہ دیکھا جائے جو ضد اور تعصب کی وجہ سے خلافِ انصاف طریقِ عمل اختیار کر کے اہلِ ہند کی شہرت کو نقصان پہونچائیں۔ بلکہ ان کی سخت مذمت کی جائے۔ غور تو فرمائیے۔ ناانصافی اور دھینگامشتی سے کام لے کر کسی پارٹی کو خوش کر دینا۔ یا مذہبی تعصب اور ضد کی وجہ سے عدل کی پرواہ نہ کرنا قوم اور ملک کی عمدہ شہرت اور نیک نامی کے مقابلہ میں حقیقت ہی کیا رکھتا ہے۔ پھر کیوں نہ اس کی پوری طرح مذمت کی جائے اور ایسے لوگوں کو ملک کا دشمن سمجھا جائے:۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کا

دورۂ پنجاب

نارووال میں تشریف آوری

۱۶ر ستمبر جناب معلی القاب آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر گورنمنٹ آف انڈیا بذریعہ سیلون ساڑھے نو بجے دن نارووال تشریف لائے۔ آپ کا استقبال معززین نارووال وگرد و نواح نے جن میں ہندو مسلمان سکھ عیسائی سب شامل تھے۔ کیا۔ وکلاء صاحبان تحصیل نارووال۔ پریذیڈنٹ صاحب کمیٹی و ممبر صاحبان اور مقامی افسران بھی موجود تھے آنریبل صاحب موصوف کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ اور ایڈریس تشریف آوری کا بلا لحاظ مذہب و ملت متفقہ طور پر چوہدری عنایت اللہ خان صاحب سب رجسٹرار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ نے آنریبل صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کیا جس میں گوجرانوالہ سے نارووال تک ریلوے لائن تعمیر کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔ اور نالہ ڈیک پر پل متصل قلعہ صوبہا سنگھ بنانے کی خواہش کی گئی۔ اس کے جواب میں آنریبل موصوف نے ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ نامہ نگار

سیالکوٹ میں ورود

۱۷ر اکتوبر کو چھ بج کر پچیس منٹ پر سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نارووال سے اپنے سیلون میں سیالکوٹ تشریف لائے۔ ریلوے پلیٹ فارم پر ممبران جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے علاوہ معززین شہر بلا تمیز مذہب میونسپل کمشنر اور سرکاری عہدہ دار بکثرت موجود تھے چوہدری صاحب پر پھول برسائے گئے۔ آپ بسواری موٹر جامع مسجد احمدیہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں ہر دو نمازیں ادا کیں۔ جماعت احمدیہ و لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی طرف سے جناب موصوف کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا آپ نے جواب ایڈریس کے علاوہ ایک مختصر مگر نہایت فصیح و بلیغ تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تحریک جدید میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اور جماعت کی روحانی و دنیاوی ترقیات کے لئے بہترین نصائح فرمائیں۔ اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا ۱۸ر اکتوبر صبح آٹھ بجے آپ اپنے گھر ڈسکہ بذریعہ موٹر کار تشریف لے گئے۔ جناب موصوف کے اخلاق فاضلہ کی ہر طرف تعریف ہو رہی ہے۔ نامہ نگار

لاہور میں رونق افروزی

لاہور ۲۰ر اکتوبر آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل صبح لاہور پہونچے۔ شام کو آپ موٹر پر مسجد احمدیہ متصل دہلی دروازہ تشریف لے گئے۔ جہاں مقامی جماعت کے مقتدر احمدی اصحاب نے آپ کا استقبال کیا۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے وہاں موجود تھے نماز مغرب آپ نے پڑھائی۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس میں سر موصوف کو اپنے عہدۂ جلیلہ پر نہایت قابلیت سے فائز المرام ہونے اور مختلف مذاہب کے لوگوں سے یکساں سلوک کرنے پر مبارکباد دی گئی۔ ایڈریس کے جواب میں سر موصوف نے فرمایا میں نے ہمیشہ وہی کچھ کیا۔ جو ایک دیانتدار انسان حتی المقدور کر سکتا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ بعض لوگوں نے میرے کاموں کو نہایت دروغ آمیز پیرائے میں پیش کیا۔ ہر انسان اپنے اپنے تعلقات رکھتا ہے۔ اور ہر شخص کے کام کے متعلق غلط فہمی کا احتمال ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان کے لئے سب سے بہتر چیز یہی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو دیانتداری سے اور خشیت الٰہی دل میں رکھتے ہوئے سرانجام دیتا رہے۔ میں نے ہمیشہ عدل و انصاف سے کام لیا ہے۔ اور آئندہ بھی بلا تمیز قوم و مذہب عدل و انصاف پر کاربند رہوں گا۔

(ایسوسی ایٹڈ پریس)

لاہور سے روانگی

۲۰ر اکتوبر شام کو سر موصوف اپنے سیلون میں فرنٹیر میل سے دہلی روانہ ہو گئے۔ لاہور کے بہت سے مقتدر سرکاری و غیر سرکاری اصحاب نے سٹیشن پر آپ کو الوداع کہا۔ مقامی جماعت احمدیہ کے تمام افراد پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ اللہ اکبر کے نعروں سے تمام فضا گونج رہی تھی۔ سر ممدوح نے تمام دوستوں سے مصافحہ کیا۔ اور تمام حاضرین بمعیت دعا کی۔ اس کے بعد آپ کی ٹرین اللہ اکبر کے نعروں میں روانہ ہو گئی۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس)

مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں نگرانی کی سماعت

(الفضل کے خاص نامہ نگار کی رپورٹ)

لاہور ۲۱ر اکتوبر۔ آج ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس کولڈسٹریم جج کے سامنے مولوی عطاء اللہ صاحب کے مقدمہ میں مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف گورنمنٹ اور کیپٹن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے نگرانی کی درخواستیں پیش ہوئیں۔ مقدمہ ٹھیک ۱۰ بجے شروع ہوا۔ کمرۂ عدالت اور گیلری میں داخل ہونے کیلئے خاص پاس جاری کئے گئے۔ کمرۂ عدالت وکلاء اور سامعین سے پُر ہو گیا۔ اور بہت سے ہجوم کو جگہ کی تنگی کے باعث واپس جانا پڑا۔ پولیس کا خاص انتظام تھا۔ گورنمنٹ کی طرف سے نگرانی کی درخواست پر دیوان رام لعل صاحب گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے بحث کی جس میں سیشن جج کے ان ریمارکس کو خارج از فیصلہ کئے جانے کی درخواست تھی۔ جن میں گورنمنٹ کے نظم و نسق پر تبصرہ کیا گیا تھا۔ کیپٹن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے حسب ذیل وکلاء پیش ہوئے۔

۱۔ رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو۔ ایڈووکیٹ الہ آباد ہائیکورٹ۔ (۲) مسٹر ایم سلیم بیرسٹر ایٹ لاء۔ (۳) مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری۔ (۴) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور۔ (۵) چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر لاہور۔ (۶) پیر اکبر علی صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔

پہلے گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور ۱۱½ بجے سر تیج بہادر سپرو نے بحث شروع کی۔ ان کی تقریر جاری تھی۔ کہ عدالت ۳½ بجے برخاست ہوئی۔ اور بقیہ کارروائی کے لئے کل ۲۲ر اکتوبر ۱۰ بجے وقت مقرر ہوا۔ کل سر سپرو اپنی بقیہ بحث پیش کریں گے۔

فاضل ایڈووکیٹ نے سیشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے بعض حصص کے متعلق شہادت کی بناء پر اس بات پر خاص طور سے زور دیا۔ کہ مقدمہ کے ریکارڈ میں ان کی تائید کرنے کے لئے قطعی طور پر کوئی شہادت موجود نہیں۔

محلہ دارالانوار کی کمیٹی کا قرعہ

کمیٹی دارالانوار کے حصہ دار احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ آج ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء بعد نماز ظہر محلہ دارالانوار میں مکان بنانے کی غرض سے روپیہ تقسیم کرنے کے لئے قرعہ ڈالا گیا۔ جو جناب میاں محمد یوسف صاحب لاہور کے نام نکلا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ بقایا داران اپنے بقائے جلد تر صاف فرمائیں۔ تا ان کے نام بھی قرعہ میں پڑ سکیں۔ قسط کا روپیہ ہر ماہ کی ۱۲ر تاریخ قبل روپیہ داخل ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ بعد روپیہ داخل کرنے والے کا نام مطابق قواعد قرعہ میں نہ پڑے گا۔

سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

شکریہ

عزیزم احمد فائنل میڈیکل امرتسر میں محض خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ پاس ہو گیا ہے۔ دعا کرنے والوں کا تہ دل سے شکریہ۔ حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
مَیں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا وقت وُہ ہوتا ہے جبکہ ہدایت و رشد مفقود ہو جاتی ہے اور گمراہی کا دَور دورہ ہوتا ہے۔ ہر سو گناہوں کی تاریکی ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور اس کا کرم تقاضا کرتا ہے۔ کہ کسی برگزیدہ اور مقدس وجود کو لوگوں کی رہبری اور رہنمائی کے لئے مبعوث کرے۔ تاکہ وُہ راستی اور نیکی کو جو نابود ہو گئی ہوتی ہے۔ اپنے انفاس قدسیہ اور تائید ایزدی سے دوبارہ لوگوں میں قائم کرے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ امر متعدد بار قرآنی آیات میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

۱۔ ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون

یعنی نبی کی بعثت کا زمانہ ایسا ہوتا ہے جس میں گمراہی بہت پھیل جاتی ہے۔ اور لوگ ہدایت سے بالکل دور ہو جاتے ہیں

۲۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ٭

اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اللہ وُہ پاک ذات ہے۔ جس نے عرب کے جاہلوں اور اُمیوں میں اپنے مقدس رسول کو مبعوث فرمایا۔ جو کہ ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا ہے۔ اور گناہوں اور بدیوں سے ان کو پاک کرتا ہے۔ ان کو کتاب سکھلاتا۔ اور حکمت و معرفت کی باتیں بتلاتا ہے۔ اس مقدس رسول کی آمد سے پیشتر ان لوگوں کی حالت یہ تھی۔ کہ وُہ نہایت کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔ اور ہدایت سے بکلی دُور پڑے ہوئے تھے۔ ایسے گمراہی کے زمانہ میں خدا نے ان میں اپنے رسول کو مبعوث کیا۔ تاکہ وُہ ان کی اصلاح کرے ٭

ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ نبی کے مبعوث ہونے کا وقت وُہ ہوتا ہے جبکہ گمراہی اور گناہوں کی بہت کثرت اور بھرمار ہوتی ہے۔ نبی کے مبعوث کرنے کی غرض چونکہ تزکیھم کے ماتحت لوگوں کو گناہوں سے پاک کرنا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور لازمی ہے۔ کہ نبی کی بعثت کا زمانہ وُہ ہو جس میں گمراہی اور گناہوں کی تاریکی کا دور دَورہ ہو۔ اور لوگوں کے اخلاق بگڑ چکے ہوں۔ جس طرح گرمیوں کی شدت میں برف فروخت کرنے والا سب کے نزدیک عین ضرورت کے مطابق برف فروخت کرتا ہے۔ لیکن سردیوں کے موسم میں اگر کوئی برف بیچے۔ تو تمام لوگ اسے بے وقوف تصور کریں گے۔ بعینہٖ اسی طرح سچے رسول اور پیغامبر کی ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ وُہ عین ضرورت کے وقت دُنیا میں مبعوث ہوتا ہے۔ جبکہ دُنیا کی حالت پکار پکار کر تقاضا کر رہی ہوتی ہے۔ کہ اس وقت کسی مصلح اور ریفارمر کی اشد ضرورت ہے ٭

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

قرآن کریم کے اس معیار کے مطابق جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا زمانہ دیکھتے ہیں۔ تو روز روشن کی طرح یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ آپ کا آنا عین ضرورت کے وقت تھا۔ عین پیاس کی شدت میں آپ نے لوگوں کی روحانی تشنہ لبی کو بجھانے کے لئے اعلان فرمایا:۔

مَیں وُہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
مَیں وُہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

آپ کی بعثت کا زمانہ ایسا تھا۔ جو قرآن مجید کے معیار کے مطابق اور آیات مذکورہ بالا کے موافق سخت گمراہی اور فسق و فجور کا زمانہ تھا۔ بے دینی اور لامذہبیت کا عام دَورہ تھا۔ اور زمانہ کی حالت اس امر کا تقاضا کر رہی تھی۔ کہ کوئی راہنما اور رہبر اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر لوگوں کی اصلاح کرے ٭

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی

اس زمانہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ایک پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو لفظ بلفظ پوری ہو رہی تھی وُہ پیشگوئی یہ ہے

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علے الناس زمانٌ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقیٰ من القراٰن الا رسمہ۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ من عندھم تخرج الفتن وفیھم تعود (مشکوٰۃ کتاب العلم) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جبکہ اسلام برائے نام رہ جائے گا۔ اس کی حقیقت لوگوں سے مفقود ہو جائے گی۔ اور قرآن کو لوگ جھٹلا دیں گے۔ اس کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ اس زمانہ میں مساجد ہدایت سے خالی ہونگی۔ اور اس زمانہ کے علماء کہلانے والے بدترین مخلوق ہونگے۔ انہی سے فتنے برپا ہوں گے۔ اور انہی کی جانب لوٹیں گے ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اس زمانہ میں ایسی وضاحت سے پوری ہو چکی ہے۔ کہ اس کی تفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہر ایک انسان اس بات سے واقف ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگ اسلام کی تعلیم سے کتنے دُور ہو چکے ہیں۔ اور قرآن مجید پر عمل کرنا انہوں نے کس طرح ترک کر دیا ہے ٭

نواب صدیق الحسن خان صاحب کی شہادت

نواب صدیق الحسن خان صاحب اس زمانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ مگر ہدایت سے بکلی ویران ہیں" (اقتراب الساعۃ صـ۱۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شہادت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی باوجود اشد مخالفت و معاندت کے لکھتے ہیں:۔

"سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اُٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں" (اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)

پس قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ زمانہ ایسا ہے۔ جس میں کسی برگزیدہ انسان کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔ خود اس زمانہ کے علماء نے اس بات پر شہادت دی ہیں۔ کہ واقعی یہ وُہی زمانہ ہے۔ جس کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آج سے تیرہ سو برس پیشتر پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور وہ علامات جو حضور سرور دو عالم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائیں۔ سب کی سب اس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ علمائے زمانہ نے یہاں تک بھی لکھدیا۔ کہ حضرت مسیح موعود۔ اور مہدی معہود کی بعثت کا زمانہ چودھویں صدی کے اوائل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس زمانہ میں حسب الکاوہ برگزیدہ مسیح مبعوث ہو۔

چنانچہ نواب صدیق الحسن خان صاحب لکھتے ہیں:۔

"بخاطر مے رسد۔ کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وے اتفاق افتد" (حجج الکرامہ صـ۳۹۵)

یعنی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے آغاز میں ہوگا ٭

پھر لکھتے ہیں:۔

"وزمانہ من انشاء اللہ تعالےٰ ہمسان زمانہ اوست اگرچہ تعیین وقت صحیح نہ شد لا بد اقرب است ازاں زمان دے۔ وکل ماھوات قریب (حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۵) اس میں وضاحت سے بیان کیا ہے۔ کہ مسیح موعود کی آمد اور آپ کے ظہور کا وقت چودھویں صدی کا آغاز ہے۔ اس سے تجاوز نہیں ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ

پس ان علامات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ ہم عین وقت پر پاتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے بندگانِ خدا آپ لوگ جانتے ہیں کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے۔ اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا۔ تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کنوئیں بھی خشک ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے کنوؤں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے۔ یعنی خدا کی وحی وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج تھا۔ میں اپنے دعوے کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا۔ اور نہ صرف تقویٰ و طہارت کو چھوڑا۔ بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسےٰ کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں۔ بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔" (پیغام صلح)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عین ضرورت کے وقت مبعوث ہونا بھی آپ کی صداقت کی ایک بین دلیل ہے۔ جس کی شہادت قرآن مجید حدیث شریف اور اقوال بزرگان سے بھی ملتی ہے۔ مسلمانوں کی پریشان حالت۔ اسلام سے دوری۔ قرآن مجید کی تعلیم کو چھوڑنا اور اغیار کا اسلام پر حملہ آور ہو کر اس کو بالکل مٹانے کے درپے ہونا۔ اور ہزارہا توحید پرستوں کا تثلیث پرستی اختیار کر لینا یہ سب حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا تقاضا کرنے والے ہیں۔ اور زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ کہ آج مسیحی نفس کی ضرورت ہے۔ سو عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ کا برگزیدہ اور مقدس انسان آیا۔ اور دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار

ملک محمد عبداللہ مولوی فاضل جامعہ

الفضل کا نہایت دلچسپ خطبہ نمبر

جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت کے متعلق حضرت امیر المومنین کا خطبہ

ابی سینیا جاپان اور فلسطین کے متعلق خاص مضامین

اگرچہ "الفضل" کے گذشتہ خطبہ نمبر کا ٹائیٹل طبع کی کوتاہی کی وجہ سے الگ ارنہ شائع کیا جا سکا۔ تاہم اس کے حجم میں چار صفحہ کا اضافہ کر دیا گیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ کے علاوہ جس کا پڑھنا اور سننا ہر احمدی مرد و عورت کا فرض ہے۔ اور جسے دوسروں تک پہنچانا تبلیغ احمدیت کا نہایت کامیاب ذریعہ ہے۔ بعض اور دلچسپ مضامین بھی شائع کئے گئے۔ آئندہ انشاء اللہ ٹائیٹل بھی رنگدار چھاپا جائے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس پرچہ کی اشاعت بڑھانے میں خاص کوشش سے کام لیں۔ اور بہت سی کاپیاں منگا کر تعلیم یافتہ اور سنجیدہ غیر احمدی و غیر مسلم احباب میں تقسیم کیا کریں۔

اس وقت تک بعض جماعتوں کی طرف سے زائد پرچوں کے لئے اطلاعات آ چکی ہیں۔ لیکن ہر جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس خطبہ نمبر کی اشاعت میں حصہ لے۔ اور ہر احمدی کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ کم از کم خطبہ والا اخبار ضرور خریدے۔

بہت جلد اگلا خطبہ نمبر شائع ہونے والا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی ترقی اور تعلیم و تربیت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک اہم خطبہ کے ساتھ "الفضل" کے خاص نامہ نگاران مقیم ابی سینیا جاپان اور فلسطین کی مراسلات جو نہایت دلچسپ امور پر مشتمل ہیں درج کی جائیں گی۔ اس لئے احباب کو چاہیئے فوراً مطلع فرمائیں کہ انہیں اس پرچہ کی کتنی کاپیاں بھیجی جائیں۔ ایجنٹ صاحبان کو بھی اس کی اشاعت کے لئے خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔

جلسہ سالانہ کے متعلق ہر احمدی کی ذمہ واری

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس کے لئے انتظامات اور اجناس کی خرید و فروخت کا کام سرعت سے جاری ہے جس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق میں نے گذشتہ ماہ میں ہر ایک جماعت کو تحریک بھجوا دی تھی۔ الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد یاد دہانی اخبار الفضل میں شائع ہوتی رہی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی جس رفتار سے ہونی چاہیئے۔ ابھی شروع نہیں ہوئی۔ حالانکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داران جماعت و احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے جلد تر چندہ جلسہ سالانہ کی رقوم بھجوائیں۔ ہر ایک جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ سے جائنٹ ناظر صاحبان کی طرف سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ جو عہدہ داروں نے اپنی جماعتوں سے وصول کر کے بھجوانا ہے۔ اگر کسی جماعت کو اطلاع نہ ملی ہو۔ تو وہ دفتر ہذا سے بہت جلد دریافت فرما لیں۔ ناظر بیت المال قادیان

سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

حسب معمول سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے اس دفعہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ۲۴ نومبر بروز اتوار مقرر کیا ہے۔ اور حسب ذیل مضامین رکھے ہیں۔ جن پر لیکچر دیئے جائیں گے۔

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں۔ (۲) یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تاکید۔ ابھی سے احباب کو ان مضامین کے متعلق تیاری شروع

احرار کی ناکام زندگی

اللہ اللہ آپ کا نازِ شبابِ زندگی
ہو گیا ظاہر کہ وہ تھا اک حبابِ زندگی

کیا ہوا وہ ساز جس پر ناچتے تھے رات دن
بے سرا احرار کا ہے کیوں ربابِ زندگی

لعنتِ مخلوق و خالق کے سوا اب کچھ نہیں
دوستو احرار کی ہے یہ کتابِ زندگی

کل جو تھے احرارِ ملت آج ہیں زیرِ عتاب
اس سے بھی بدتر کبھی دیکھا سرابِ زندگی

زینتِ محفل تھا کل تک لیکن اب یہ کیا ہوا
ٹمٹماتا ہے چراغِ آب و تابِ زندگی

ہو گئے سامانِ رسوائی خدا کے حکم سے
تا کہ دنیا میں بھی یہ چکھ لیں عذابِ زندگی

یہ ثمر حق سے عداوت کا ملا احرار کو
ہو گیا خوابِ پریشاں سب وہ خوابِ زندگی

توبہ کر لو چھوڑ کر سب خصلتیں تلبیس کی
ورنہ اس سے بڑھ کے دیکھو گے عذابِ زندگی

یہ تو تھی دنیا کی لعنت جلد ہی تم کو ملی
پیش داور کیا بھلا دو گے حسابِ زندگی

ہم تو زندہ ہیں خدا کے دیں کے احیاء کیلئے
زندگی تو یہ ہے باقی ہے سرابِ زندگی

خاکسار عبدالحکیم دہلی

احمدیت کے مقابلہ میں مخالف مولویوں کی یہودیانہ تحریف

الفضل ۱۴ اکتوبر کے پرچہ میں بعض کتب کے حوالے نقل کر کے یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ مخالفین نے احمدیت کی صداقت کے دلائل سے عاجز آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آئمت یحرفون الکلم عن مواضعہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی کتب میں ایسے حوالے جو صریح طور پر احمدیت کی تائید کرتے تھے۔ خارج کر دیئے ہیں یا ان کو بدل ڈالا ہے اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ اگر کوئی احمدی ان حوالوں کو پیش کرے تو اس پر جھوٹ کا الزام لگاتے ہیں اور اپنی اس خیانت کو جانتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ہماری کتب میں موجود نہیں۔ چونکہ لاتزال تطّلع علٰی خائنۃ منھم کے ماتحت ان کی یہ خیانت کسی طرح بھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ لہذا اس کے متعلق بعض مزید حوالے جن سے آج کل کے علماء کی یہودیانہ تحریف ثابت ہوتی ہے۔ پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)

ترمذی باب فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "انا العاقب" اور اس کے آگے لکھا ہے" والعاقب الذی لیس بعدہ نبی" اس حدیث سے غیر احمدی یہ استدلال کیا کرتے ہیں کہ "عاقب" وہی ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تشریح ہے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم اس کا جواب یہ دیا کرتے ہیں کہ یہ الفاظ حدیث میں شامل نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تشریح نہیں بلکہ ان الفاظ کے اوپر بین السطور لکھا ہے۔ "ھٰذا قول الزھری" (شمائل ترمذی مجتبائی مطبوعہ ۱۳۴۲ھ صفحہ ۲۶) یعنی یہ علامہ زہری کا قول ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تشریح ہوتی تو قابل حجت ہو سکتی تھی۔ پھر حضرت ملا علی قاری انہی الفاظ کے متعلق فرماتے ہیں۔ "الظاھر ان ھٰذا تفسیر للصحابی او من بعدہٗ وفی شرح مسلم قال ابن اعرابی "العاقب الذی یخلف فی الخیر من کان قبلہ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۶) یعنی یہ الفاظ کسی صحابی یا بعد میں آنے والے شخص نے بطور تشریح بڑھا دئے ہیں اور ابن اعرابی نے کہا ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جو کسی اچھی بات میں اپنے سے پہلے کا قائم مقام ہو غیر احمدی علماء نے ہمارے اس زبردست جواب سے لاجواب ہو کر ترمذی کے بعد کے ایڈیشن میں اس حدیث کے الفاظ میں یہودیانہ خصلت کو پورا کرتے ہوئے "العاقب الذی لیس بعدہٗ نبی" کی بجائے "بعد نبی" کر دیا ہے (دیکھو ترمذی مجتبائی) تا یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف منسوب ہو جائیں حالانکہ ایسے لوگوں کے متعلق جو حضور کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کریں جو آپ نے نہ فرمائی ہو حدیث میں صریح الفاظ موجود ہیں فلیتبوّأ مقعدہٗ من النار یعنی ان کا ٹھکانا جہنم میں ہے۔

(۲)

امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات صفحہ ۳۰۱ پر حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم میں انہوں نے "من السماء" کے الفاظ زائد کر لئے ہیں۔ حالانکہ امام بیہقی کی اس کتاب میں ہرگز "من السماء" کے الفاظ نہیں ہیں۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ امام موصوف اس کے بعد لکھتے ہیں" رواہ البخاری فی الصحیح عن یحیٰی بن بکیر واخرجہ مسلم من وجہ اٰخر عن یونس وانما اراد نزولہ من السماء بعد الرفع الیہ صفحہ ۳۰۱ کہ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے ایک اور وجہ سے یونس سے لیا ہے اور اس نے ارادہ نزول من السماء کا ہی کیا ہے۔ گویا امام موصوف فرماتے ہیں رواہ البخاری اور بخاری میں راوی اور باقی الفاظ سب موجود ہیں۔ مگر من السماء کے الفاظ نہیں ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث کا حصہ نہیں ہے۔ بلکہ بعد میں اضافہ کیا گیا ہے۔

پھر امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیہقی سے اس حدیث کو روایت کیا ہے مگر اس میں بھی "من السماء" کا لفظ نہیں ہے چنانچہ وہ تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ پر اس حدیث کو یوں بیان کرتے ہیں واخرج احمد والبخاری ومسلم والبیھقی فی الاسماء والصفات قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ پس امام موصوف کا باوجود اس محولہ بالا روایت کو دیکھنے کے "من السماء" کا لفظ چھوڑ دینا بتاتا ہے۔ کہ اس حدیث میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ بیہقی کا قلمی نسخہ پہلی مرتبہ ۱۳۲۸ھ میں چھپا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے بعد۔ اس لئے مولویوں نے اس میں تحریف کی ورنہ اگر قلمی نسخے میں "من السماء" کے الفاظ ہوتے تو امام صاحب ضرور نقل کرتے۔

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر پر مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ آپ کو حیض آیا کرتا تھا۔ حالانکہ اس تحریر سے یہ ثابت نہیں ہوتا اور یہ صوفیاء کا محاورہ ہے کہ روحانی کمزوری کو وہ گند اور حیض سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کے متعلق ہماری طرف سے تذکرۃ الاولیاء کا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ پہلے بزرگوں نے بھی یہ محاورہ استعمال کیا ہے۔ مثلاً لکھا ہے

"جیسے عورتوں کو حیض آتا ہے ایسا ہی ارادت کے رستہ میں مریدوں کو حیض آتا ہے اور کوئی مریدوں کے رستہ میں جو حیض آتا ہے تو وہ گفتار کے رستہ سے آتا ہے اور کوئی مرید ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اس حیض میں تنفر رہتا ہے اور کبھی اس سے پاک نہیں ہوتا (نوادر الاذکیا ترجمہ اردو تذکرۃ الاولیا مصنفہ شیخ فریدالدین عطار مطبع مجیدی کانپور صفحہ ۵۴ در ذکر ابوبکر واسطی باب ۷۱)

غیر احمدیوں نے اب جو نیا ترجمہ تذکرۃ الاولیاء کا شائع کیا ہے اس میں سے یہ عبارت نکال دی ہے۔ تا احمدی اسے اپنی تائید میں پیش نہ کریں۔ حالانکہ ۱۹۲۶ء سے پہلے چھپے ہوئے سب ترجموں میں یہ عبارت موجود ہے۔

(۴)

خاتم النبیین کے الفاظ کے متعلق ہمارا دعوٰی ہے۔ کہ خاتم بفتح تاء ہو۔ اور جمع کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنے افضل کے ہونگے۔ ختم کرنے کے نہیں ہو سکتے۔ اس دعوٰی کی تائید میں ہم غیر احمدیوں کی کتب سے الزامی طور پر مثالیں پیش کیا کرتے ہیں۔ مثلاً خاتم المحدثین "خاتم الشعراء" وغیرہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی کتاب "عجالہ نافعہ" پر شاہ صاحب کو خاتم المحدثین لکھا گیا تھا۔ احمدی حسب الزامی طور پر اس کو پیش کرنے لگے۔ تو اس کے فارسی ایڈیشن کے ٹائیٹل پیج پر "خاتم المحدثین" کی بجائے "زبدۃ المحدثین" کر کے یہودیانہ تحریف کا کامل ثبوت دے دیا۔

پس اگر غور کیا جائے تو ایک عقلمند انسان کے لئے بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کی جماعت کے حق پر ہونے کی یہ بھی ایک بین اور واضح دلیل ہے۔ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق یہودی صدق پر نہ تھے۔ اسی طرح حضور کے بروز یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

اخبار "احسان" اور عملۂ "احسان" کے رازہائے سربستہ کا انکشاف

ایک راز دان کے قلم سے

یہ اس سلسلہ مضمون کی تیسری قسط ہے۔ جو "احسان" کے ایک گھر کے بھیدی کے قلم سے الفضل کے صفحات میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں بیان کردہ امور کی صداقت اور پختگی کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ "احسان" باوجود ہمارے خلاف روزانہ اپنے صفحے سیاہ کرنے کے اس مضمون کی کسی ایک بات کی بھی تردید نہیں کرسکا۔ پچھلے دنوں ہمیں یہ اطلاع پہونچی تھی۔ کہ "احسان" کا سارا عملہ مع "مالک" اس مضمون کی پہلی قسط پڑھا تلملا اٹھا۔ اور سراسیمگی کی حالت میں ایک طرف تو وکلاء کی کوٹھیوں کی خاک چھانتا پھرا۔ تاکہ "الفضل" نے اس کے دل و جگر پر جو چرکے لگائے ہیں۔ ان کا اندمال اس حکومت کی عدالت سے کرائے۔ جسے اس کا امیر شریعت فرعونی حکومت قرار دے چکا ہے۔ اور دوسری طرف "راز دان" کا سراغ لگانے کی سر توڑ کوشش کی گئی۔ معلوم نہیں اب تک وہ کامیابی کے کس مرحلہ تک پہونچ چکا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ کہ اس سلسلہ مضمون کے جواب میں ایک لفظ لکھنے کی بھی اسے ابھی تک جرأت نہیں ہوسکی۔

امید ہے۔ آج کی تیسری قسط بھی دلچسپی کے ساتھ پڑھی جائیگی۔

ریفارم لیگ کا خاتمہ

گذشتہ ایام میں خان کابلی سے احمدیہ ریفارم لیگ کے نام سے فرضی کارروائیاں شائع کرنے کے بدلے کچھ وعدے کئے گئے تھے۔ مگر وہ نہ تو مجلس احرار کی جانب سے پورے ہوئے اور نہ "احسان" کی جانب سے۔ اس لئے ریفارم لیگ کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

اعتراف خدمات کے جعلی سارٹیفکیٹ

"احسان" کی قومی خدمت کا راگ الاپنے اور اس کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے والوں کا بیشتر حصہ ان لوگوں پر مشتمل ہے۔ جو اپنی شہرت کے خواہاں ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان کا نام اخبار کے صفحات میں آجائے۔ اور لوگ ان کے نام نامی سے آگاہ ہوجائیں۔ اور وہ فخر کے ساتھ اپنے احباب میں اس مضمون کو پیش کرکے داد حاصل کرسکیں۔ یا ایسی انجمنوں کے ریزولیوشن اور روئدادیں ہوتی ہیں۔ جن کا وجود صرف نامہ نگار یا اس انجمن کے سیکرٹری تک محدود ہوتا ہے۔ "احسان" کے اجرا سے لیکر آج تک اس میں جس قدر ایسے مراسلات شائع ہوئے۔ جن میں "احسان" کی خدمات کا ذکر ہے۔ ان میں سے ۹۰ فیصدی ایسے لوگوں اور انجمنوں کے ملیں گے۔ جن کا ذکر سطور بالا میں کیا گیا ہے۔ علاوہ بریں اس گروہ میں ایسے بزرگوار بھی شامل ہوجاتے ہیں۔ جو "من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" کے مصداق ہوتے ہیں۔ کسی ایسی مقتدر جماعت یا مجلس کا سارٹیفکیٹ جو مسلمانوں کے نزدیک مسلمہ ہو۔ "احسان" پیش نہیں کرسکتا۔ ہاں اگر پیش کرسکتا ہے۔ تو ان مجالس یا انجمنوں کا جن کے دفاتر قیامت تک تلاش کرنے کے بعد بھی کوئی معلوم نہ کرسکے۔

"احسان" میں صحافتی شرافت کی مٹی پلید

"احسان" میں احمدیت کے خلاف مضامین شائع کرنے کا نتیجہ جس طرح پبلک کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق میں اپنی پہلی اقساط میں بتا چکا ہوں۔ اب صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ایک نہیں کئی خطوط ان مضامین کے متعلق ناظرین احسان کی طرف سے دفتر احسان میں موصول ہوئے۔ کہ اگر احمدیت کے خلاف لکھنا ہے۔ تو کوئی ٹھوس اور وزنی بات لکھیں۔ جس کا کچھ اثر ہو۔ پرانے اعتراضات بار بار دہرانا کیا فائدہ رکھتا ہے۔ اگر آپ لوگ ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔ تو بہتر ہے۔ کہ اس سلسلہ کو ترک کردیں۔ اور اخبار کی اشاعت کو ترقی دینے کے لئے غلط اور جھوٹے امور پیش کرنے سے پرہیز کریں۔ اس طرح نہ صرف احمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہونچ رہا۔ بلکہ آپ کے سلسلہ مضامین سے عوام تسلی نہ پاکر احمدیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ آپ مسلمانوں پر رحم کریں۔ چونکہ اس طریق کار کے ترک کرنے پر احسان کے پاس احمدیت کے خلاف شور مچانے کے لئے کچھ باقی نہ رہتا تھا۔ اور اسے یہ بھی گوارا نہ تھا۔ کہ اس قسم کے خطوط لکھنے والے "احسان" کے متعلق بدظنی کا اظہار کریں۔ اس لئے بعد کامل غور و خوض ایسا طریق اختیار کرلیا گیا۔ جو واقعی بقول "زمیندار" صحافتی شرافت کے لئے کسی صورت میں بھی زیبا نہ تھا۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ فی الحال اس طریق کار کا اظہار کردوں۔ مگر "احسان" کو چاہئے کہ وہ غور کرے۔ کیا واقعی وہ ایسے طریق کار اختیار کرنے کے بعد بھی مسلمانوں کی بے لاگ خدمت کرنے کا دعوےٰ کرسکتا ہے جس میں حق و صداقت کا شائبہ تک موجود نہ ہو۔

عملۂ "احسان" کی شرمناک مذہبی و اخلاقی حالت

میں مسلمانوں سے خدا کے لئے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ غور کریں۔ "احسان" بڑے زور و شور اور فخر سے دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ وہ خادم اسلام ہے۔ مسلمانوں کی ترجمانی اس کا اولین فرض ہے۔ مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت ہر وقت اس کے پیش نظر ہے۔ مسلمانوں کی ترقی و بہبودی کے لئے ہر لحظہ بے تاب رہتا ہے۔ مسلمانوں کی حقیقی رہنمائی اس کے مقاصد میں داخل ہے۔ غرضیکہ "احسان" متذکرہ بالا تمام امور کا ایک ہی سانس میں اعلان کرتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ عملۂ "احسان" کی اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل ہے۔ جن پر "او خویشتن گم است کرا رہبری کند" کی مثال پوری پوری صادق آتی ہے۔ بھلا جب صورت حال یہ ہو۔ تو غور فرمائیں۔ کہ اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی رہنمائی اور ان کی فلاح و بہبود کا دعویٰ ماسوا زبانی جمع خرچ کے کیا وقعت رکھتا ہے

احسان کے بلند بانگ دعووں کو عملی جامہ پہنانے والوں کے کثیر حصہ کی اخلاقی اور مذہبی حالت کو اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بیچارے ایسی قابل رحم حالت میں سے گذر رہے ہیں۔ کہ اس کا اظہار ملت اسلامیہ کے لئے موجب ننگ و عار ہے۔ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا۔ کہ دشمنان ملت کے لئے مسلمانوں پر طعنہ زنی کا نہایت ہی شرمناک سامان مہیا ہوجائیگا۔ تو ان کے وہ تمام مخرب اخلاق افعال پیش کرتا۔ جنہیں انہوں نے اپنا معمول بنایا ہوا ہے۔ خدا شاہد ہے یہ لوگ بقول شخصے ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

کے پورے پورے مصداق ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "احسان" باوجود اپنی خدمت اسلام کا وسیع پراپیگنڈا کرنے کے اب تک سنجیدہ فہمیدہ اور دیندار طبقہ میں کوئی وقعت حاصل نہیں کرسکا۔ اور روز بروز نظروں سے گر رہا ہے۔ جس کا علم خود کارکنان "احسان" کو بھی ہے۔ مگر افسوس کہ باوجود اس احساس کے وہ کوئی تغیر پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں۔

سندھی زبان میں تبلیغی ٹریکٹ

عاجز نے ایک ٹریکٹ جس کا عنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت اہم و تاکیدی فرمان بنام امت محمدیہ" ہے۔ شائع کرایا ہے۔ اس ٹریکٹ پر مولانا جلال الدین صاحب نظر ثانی کی۔ اور جناب ناظر صاحب تالیف و تصنیف و دعوۃ و تبلیغ نے منظوری اشاعت عطا کی۔ اس کا ترجمہ ڈاکٹر حاجی عبد العزیز صاحب میڈیکل آفیسر سیون نے سندھی زبان میں اہل زبان ہونے کے باعث نہایت اعلےٰ کیا ہے۔ اس میں آیت فلما توفیتنی پر مفصل بحث کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف میں چشم دید شہادت بر وفات مسیح پیش کی گئی ہے۔ الفاظ اس قدر دلبر دل سے لکھے گئے ہیں۔ کہ ناممکن ہے۔ خدا کے فضل سے اثر کئے بغیر رہ سکیں۔

اس کی لکھائی۔ چھپائی۔ اس قدر دیدہ زیب ہے۔ کہ ہر ایک کا دل پڑھنے کو چاہتا ہے۔ گویا اس ٹریکٹ کا تقسیم کرنا عقیدہ حیات مسیح کو بنیاد سے ہلا دینا ہے۔ یہ ٹریکٹ صرف تبلیغی غرض سے چھپوایا گیا ہے۔ اس لئے امید کرتا ہوں۔ کہ سندھ کے تمام احباب عاجز کا ہاتھ بٹائینگے۔ قیمت لاگت پر صرف ڈیڑھ روپیہ سیکڑا علاوہ محصولڈاک رکھی گئی ہے۔ جو ہر صورت میں پیشگی یا کم از کم نصف ضرور آنی چاہئے۔ نمونہ دیکھنے کے لئے مفت منگوا سکتے ہیں۔

(عطاء اللہ احمدی۔ میر پور خاص سندھ)

72

"اونٹ مارکہ" جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جاسکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں پیہم استفسارات موصول ہوئے ہیں۔ لہذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔ ایسے آرڈر جن کی مالیت کم از کم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی۔ پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوادیں۔

قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۳، ۴، ۵، ۶، ۷، فی جوڑہ سادہ ٹسر ؛ ۱۲ ار فی جوڑہ سادہ اون ؛ ۷ ر فی جوڑہ فینسی ٹسر ؛

یہ قیمتیں ۹ ½ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخنامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں ؛

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان

امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کا خاص الخاص درجہ مال

ہمارا یہ مال ایسا ہے کہ اس سے بہتر حالت میں سیکنڈ ہینڈ کوٹ ہو ہی نہیں سکتے۔ امریکہ کی سلائی اور کٹ بھی نہایت ہی دل پسند ہوتی ہے۔ تھوک مال کا نرخ نامہ فوراً طلب کریں ؛

مینیجر دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی

کٹ پیس کی تجارت

موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے لیکن تازہ ارزاں اور خالص مال بغیر بنڈلوں میں کسی قسم کی گڑبڑ یا ملاوٹ کئے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے۔ صرف "دی امپیریل یونائیٹڈ کمپنی نکل روڈ کراچی" سے دستیاب ہو سکتا ہے تھوک مال کے خریدار لسٹ مفت طلب کریں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ۱۵ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت درجہ مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی ۶ روپیہ۔ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۳ء۔ ہومیوپیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیوپیتھک علاج کریں مجھ سے مشورہ لیں۔ **ایم ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ**

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

قادیان کا قدیمی و مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ سرموں کا سرتاج نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پانی بہنا۔ اندھراتا۔ سرخی وغیرہ دور کر کے نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بے نظیر ہے۔ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ قیمت فی تولہ ۲ر ۱ ماشہ ۴ر

شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

حیدر آباد (دکن) ۲۰ر اکتوبر۔ اعلیٰحضرت شہریار دکن کی تقریب سلور جوبلی پر ریاست کی مختلف مصنوعات اور آرٹس کی نمائش کی جائے گی۔ اس نمائش میں سامانِ تفریحات کو بھی بہت دخل ہوگا۔

مدراس ۲۰ر اکتوبر۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے ایک وفد کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نقائص سے پُر ہے۔ کانگریس نے وائٹ پیپر کو بلا وجہ مسترد نہیں کیا تھا لیکن انڈیا ایکٹ وائٹ پیپر سے بھی بہت بُرا ہے"

کٹک ۲۰ر اکتوبر۔ اڑیسہ یونیورسٹی کانفرنس کمیٹی کی اڑیسہ میں یونیورسٹی قائم کرنے کے متعلق تجویز شائع کر دی گئی ہے کمیٹی ۹۔ ۱۰ نومبر کو اجلاس منعقد کر کے اس تجویز کے متعلق شہادتیں قلمبند کریگی۔

راولپنڈی ۲۰ر اکتوبر۔ آج پولیس نے شہر کے بہت سے سوشلسٹ لیڈروں کے مکانات پر چھاپے مارے اور پنجاب اور صوبہ سرحد کی سوشلسٹ کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے دفتر پر بھی چھاپہ مارا۔ جہاں سے بعض قابل اعتراض پمفلٹ برآمد کئے۔

نئی دہلی ۲۰ر اکتوبر۔ مسٹر دیوا پریہ سیکرٹری مہابودھی سوسائٹی بنارس نے ڈاکٹر امبیدکار کو بدھ مت قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔

نئی دہلی ۲۰ر اکتوبر۔ امپیریل فلم کمپنی بمبئی کی تیار کردہ فلم "سماج کی بھول" ضلع دہلی میں ممنوع قرار دی گئی ہے۔

لاہور ۲۰ر اکتوبر۔ ہندو مہاسبھا بالیر کوٹلہ کا صدر جس کو جمعہ کی شب کو زخمی کر دیا گیا تھا۔ آج مر گیا ہے اور اس سلسلہ میں بعض مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ہندوؤں نے ہڑتال کر دی ہے۔ اور فرقہ وارانہ فضا مکدر ہو رہی ہے۔

لاہور ۲۰ر اکتوبر۔ لنڈن سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ دلیپ سنگھ جی کرکٹ کے مشہور کھلاڑی بحالی صحت کیوجہ سے اگلے سال کے آغاز سے قبل ہندوستان نہیں آئیں گے۔

کلکتہ ۲۰ر اکتوبر۔ آج ایک بجکر ۵۵ منٹ پر کلکتہ میں زلزلے کا جھٹکا محسوس کیا گیا

مدراس ۲۰ر اکتوبر۔ مسز سروجنی نیڈو نے آل انڈیا خواتین کانفرنس کے دسویں سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اب موقع آگیا ہے۔ کہ ہندوستانی عورتیں اس بات کو ثابت کر دیں۔ کہ وہ اپنی قسمت کی خود ذمہ وار ہیں۔ اور ملک کی ترقی اور اس کی آزادی کے لئے انہوں نے اپنے مقاصد اور اپنی پالیسی خود تیار کرلی ہے۔

سکندر آباد ۱۹ر اکتوبر۔ ایک شخص کو جس کے قبضے سے نوٹ اور جعلی سکے بنانے کے آلات برآمد ہوئے۔ گرفتار کیا گیا ہے۔

پشاور ۱۹ر اکتوبر۔ مہمندوں سے صلح ہونے کے بعد سیاسی حلقوں میں اس امداد کے سوال پر توجہ دی جا رہی ہے۔ جو صوبہ سرحد کو گورنمنٹ ہند سے ملنی چاہئے۔ اور یہ کہ اس رقم کو کم سے کم ایک کروڑ ستر لاکھ کر دیا جائے جس کی دلیل یہ دی جاتی ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے باشندے حکومتِ ہند کے محافظ ہیں۔ اور سرحد کے امن پر ہی ہندوستان کا امن منحصر ہے۔

مدراس ۱۹ر اکتوبر۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس کل ختم ہو گیا۔ ممالک غیر میں ہندوستان کے خلاف پراپیگنڈا کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس کے ذریعہ ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ اس پراپیگنڈے کو روکنے کے لئے مناسب کارروائی عمل میں لائے

استنبول (بذریعہ ڈاک) بلغاریہ میں تین مساجد کے انہدام کے سلسلہ میں جن مسلمان مظاہرین کو گرفتار کیا تھا۔ ان پر بہت سختی کی جا رہی ہے۔ اور اس سے ترکی کے سرکاری حلقوں میں ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔ ترکی اور بلغاریہ کے تعلقات اور کئی وجوہ سے بھی کشیدہ ہیں۔ اور ترکی کے سرکاری حلقے بلغاریہ کی ان جارحانہ کارروائیوں کو جنگ کا چیلنج تصور کرتے ہیں۔ ترکی افواج سرحدات پر جمع ہو رہی ہیں۔ اور بلغاری فوجیں ترکی اور یونان کی سرحدوں پر صف آرا ہو رہی ہیں

اخبار جمہوریت ٹرکی لکھتا ہے "موجودہ جنگ اٹلی اور حبشہ کے درمیان نہیں۔ بلکہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان ہے۔ مسولینی روم قدیم کی شان و شوکت کو از سر نو دیکھنا چاہتا ہے۔ اور اسے عالمگیری کے پرانے خواب نظر آ رہے ہیں۔ لیکن اٹلی کی بے رعونت اسے بربادی کی طرف لے جائیگی"

مصر ۱۹ر اکتوبر۔ مصری اخبارات رقمطراز ہیں۔ کہ شمالی محاذ جنگ پر حبشی افواج اب ترکی طریق جنگ اختیار کریگی۔ کیونکہ شہنشاہ نے راس سیوم حبشی جرنیل کی جگہ جرنیل واہب پاشا کو کمانڈر انچیف مقرر کر دیا ہے۔

امرتسر ۲۰ر اکتوبر۔ سب انسپکٹر پولیس تھانہ بیاس کے قتل کے الزام میں اب تک پچاس گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں گرفتار شدگان میں نمبردار اور بعض پنشنر فوجی افسر بھی ہیں۔

کوئٹہ ۱۹ر اکتوبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ کوئٹہ سے ۶۰ میل کے فاصلے پر مستنگ روڈ سٹیشن پر زلزلے کے کئی جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جس کی وجہ سے ایک قریبی پہاڑ سے خاک اڑنے لگی۔ اور آسمان دھواں دھار ہو گیا۔ خولپور میں کئی مکانات گر گئے۔ موضع سوراب ریاست قلات سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں بھی زلزلہ آیا۔ جس سے بہت سے مکانات منہدم ہو گئے۔ اور مٹی وچ کا ایک قلعہ بھی پیوند زمین ہو گیا۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) عراق کے وزیر امور داخلہ نے ایک قانون جاری کیا ہے۔ جس کی رُو سے عراقی ملازمتوں میں سے تمام غیر ملکی نکال دیئے جائیں گے اور ان کی جگہ فارغ التحصیل عراقی طالبعلموں کو مقرر کیا جائے گا۔

پشاور ۱۹ر اکتوبر۔ ایک بنگالی نوجوان جو پیادہ دُنیا کا چکر لگا رہا ہے آج پشاور پہنچا اس وقت تک وہ ۱۰۰۰۰ میل کا فاصلہ طے کر چکا ہے اس کا ارادہ ہے۔ کہ افغانستان۔ ایران اور ترکی سے ہوتا ہوا انگلستان جائے۔

لنڈن ۱۹ر اکتوبر۔ ڈیوک آف بکلوہ ڈیوک آف گلوسٹر کی منگیتر لیڈی ایلس سکاٹ کا والد فوت ہو گیا ہے۔

لاہور ۱۹ر اکتوبر۔ مسٹر جیون لال گابا کو چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس منرو نے عدالت کے حکم کے خلاف آفیشل لیکوڈیٹر کو بعض ریکارڈ نہ دکھانے کے الزام میں ایک ماہ قید کی سزا دی ہے۔ نیز اس کے باپ لالہ ہری کشن لال کے متعلق بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کو ہدایت ہوئی۔ کہ انہیں اس جرم میں گرفتار کر کے ہائی کورٹ میں پیش کیا جائے۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی